بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مسلم ملک میں فوڈ ڈیلیوری کا کام کرنا اور اس آمدنی سے عمرہ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا کام غیر مسلم ملک میں فوڈ ڈیلیوری کا ہے، جس میں جانے انجانے میں حرام چیزیں بھی غیر مسلموں کو ڈیلیور کرنی پڑجاتی ہیں یعنی بعض اوقات اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس آرڈر میں جو چیز ہے وہ ٹھیک نہیں۔ اب میں عمرے پر جانا چاہتا ہوں تو میرا دوست منع کر رہا ہے کہ میں اس کام سے کمائے ہوئے پیسوں سے عمرہ نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ قبول نہیں ہوگا۔ برائے کرم رہنمائی فرمادیں کہ کیا میں عمرے پر جاسکتا ہوں یا نہیں؟ کیا واقعی ان پیسوں سے عمرہ قبول نہیں ہوگا؟

جواب

اولاً یہ جان لیں کہ فوڈ ڈیلیوری کا کام کرنا فی نفسہ جائز ہے، بشرطیکہ جو کھانا ڈیلیور کیا جائے وہ حلال ہو، لیکن جب معلوم ہے کہ حرام اشیا مثلاً: شراب یا خنزیر کے گوشت سے تیار کردہ چیزیں بھی ڈیلیور کرنی پڑیں گی، تو اس صورت میں یہ کام کرنا ناجائز و گناہ ہے؛ کیونکہ غیر مسلم بھی عام شرعی احکام کے شرعا پابند ہوتے ہیں، لہذا مسلمان ہو یا غیر مسلم، کسی کو بھی کھانے پینے کے لیے حرام چیزیں فراہم کرنا گناہ پر تعاون کرنا ہے جو کہ بحکمِ قرآنی ممنوع ہے، لہذا آپ پر لازم ہے کہ اس گناہ سے توبہ کریں اور آئندہ اگر حرام اشیا کی ڈیلیوری سے بچ کر یہ کام کرسکتے ہیں تو فبہا، ورنہ کوئی اور جائز نوکری تلاش کریں۔ رہا عمرے پر جانے کا سوال تو پوچھی گئی صورت میں آپ کے لیے اس آمدنی سے عمرے پر جانا، جائز ہے، اس میں مضائقہ نہیں؛ کیونکہ مذکورہ کام اگرچہ ناجائز ہے مگر اس کی کمائی کو مطلقاً حرام قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لیے کہ نفسِ اجرت محض اس وجہ سے حرام نہیں ہوجاتی کہ اس کے حصول کا سبب ناجائز تھا، جبکہ عقد اجارہ عین معصیت پر منعقد نہ ہوا ہو۔

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”اسے (یعنی غیر ذمی کافر کو) نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلاف شرع نہ ہو، اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اس کا استعلانہ ہو، ایسے ہی امور میں اجرت پر اس سے کام لینا یا اس کا کام کرنا...فی نفسہ حلال ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ملک العلماء علامہ ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں: ”ان حرمة الخمر والخنزير ثابتة في حقهم كما هي ثابتة في حق المسلمين؛ لأنهم مخاطبون بالحرمات وهو الصحيح عند أهل الأصول“ ترجمہ: شراب اور خنزیر کی حرمت غیر مسلموں کے حق میں بھی اسی طرح ثابت ہے جیسے مسلمانوں کے حق میں ثابت ہے؛ کیونکہ وہ بھی

محرمات (حرام کردہ چیزوں کے احکام) کے مخاطب ہیں، اور یہی اصولیین کے نزدیک صحیح قول ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب السیر، فصل فی بیان ما یعترض من الأسباب المحرمۃ للقتال، جلد 7، صفحہ 113، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "مذہب معتمد میں کفار خود بھی مخاطب بالفروع ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 317، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ 5، آیت 2)

امام ابو بکر احمد بن علی قاضی جصاص حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: "نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى" ترجمہ: (اس آیت مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں پر دوسروں کی مدد کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ (أحکام القرآن للجصاص، جلد 2، صفحہ 381، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "وہ (ملازمت) جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے... ایسی ملازمت خود حرام ہے، اگرچہ اس کی تنخواہ خالص مالِ حلال سے دی جائے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "معاملت مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو، نہ اضرار اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے، چہ جائیکہ کافر۔" (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 433، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) سے سوال ہوا کہ دو مسلمان ایسے ہوٹل میں ملازم ہوئے کہ جس میں گوشت خنزیر کا پکتا تھا، اور بھی ہر قسم کا گوشت پکتا تھا، ان دونوں میں سے ایک کا یہ کام تھا کہ ڈھکی ہوئی رکابی اٹھا کر دوسرے مسلمان کو دیتا، جو اسے میز پر رکھتا تھا، لیکن ان دونوں کو علم نہ تھا کہ اس ڈھکی ہوئی رکابی میں کیا ہے تو اب ان دونوں کے حق میں کیا حکم ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "جبکہ یہ معلوم تھا کہ اس ہوٹل میں خنزیر کا گوشت پکتا ہے اور ان دونوں کے متعلق یہ کام تھا کہ کھانا میز تک پہنچائیں، تو ایسے ہوٹل میں انہیں ملازمت ہی نہ چاہیے تھی، توبہ کرکے برادری میں شامل ہو جائیں۔ حدیث میں ہے: التائب من الذنب كمن لا ذنب له (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں)۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 3، صفحہ 270-271، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فقیہ حنفیہ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1069ھ/1658ء) لکھتے ہیں: "وجاز حمل خمر ذمي بأجر أي فيطيب له الأجر عند أبي حنيفة خلافا لهما لأنه عليه السلام لعن في الخمر عشرة منها حاملها ولأبي حنيفة أن الحمل ليس بمعصية والحديث محمول على الحمل المقرون بقصد المعصية" ترجمہ: اجرت پر ذمی کافر کی شراب کو اٹھانا، جائز

ہے، یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اس کی اجرت حلال ہوگی، برخلاف صاحبین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے؛(ان کے نزدیک) اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس افراد پر لعنت فرمائی ہے، ان میں شراب اٹھانے والا بھی ہے۔ اورامام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ اٹھانا (بذاتِ خود) گناہ نہیں، اورحدیث پاک اس اٹھانے پر محمول ہے جو گناہ کے قصد کے ساتھ ملاہوا ہو۔ (غنیۃ ذوي الأحکام فی بغیۃ درر الأحکام، کتاب الکراہیۃ والاستحسان، جلد 1، صفحہ 320، مطبوعہ کراچی)

علامہ رضی الدین محمد بن محمد سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 571ھ/1175ء) لکھتے ہیں: ”ولأن عين الحمل ليس بمعصية ولا سبب لها أيضا لأن المعصية إنما تحصل بعد الحمل بفعل فاعل مختار فلا يكون مضافا إلى حمله فأشبه عصير العنب“ ترجمہ: اوراس لیے کہ اٹھانے کا فعل بعینہ گناہ نہیں ہے اور نہ ہی گناہ کا (خاص) سبب ہے؛ کیونکہ گناہ تو اٹھانے کے بعد ایک صاحبِ اختیار فاعل کے فعل سے واقع ہوتا ہے، لہذاوہ شراب اٹھانے والے کے اٹھانے کی طرف منسوب نہیں ہوگا، پس یہ انگور کے رس کے مشابہ ہوا۔ (المحیط الرضوی، کتاب الاجارات، باب الاستئجار علی فعل ہو طاعۃ أو معصیۃ، جلد 6، صفحہ 538، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”جاز إجارة بيت بسواد الكوفة أي قراها لا بغيرها: أي لا يحل وإن صحت والأجر يطيب كما حققناه من الإجارة“ ترجمہ: کوفہ کے اطراف یعنی اس کے دیہاتوں میں گھر اجرت پر دینا (تاکہ لینے والا اس میں شراب بیچے یا ذمی اس میں گرجہ بنالے) جائز ہے، دیہات کے علاوہ میں نہیں، یعنی (شہر میں اس کام کے لیے گھر اجرت پر دینا) جائز نہیں، اگرچہ عقدِ اجارہ صحیح ہوگا اوراجرت حلال ہوگی، جیساکہ ہم نے اجارے کے باب میں اس کی تحقیق کی ہے۔ (جد الممتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، جلد 7، صفحہ 74، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”بہرحال نفس اجرت کہ کسی فعل حرام کے مقابل ہو، حرام نہیں ہے، یہی معنی ہیں اس قول حنفیہ کے کہ یطیب الاجر وان کان السبب حراما کما فی الاشباہ وغیرھا فاحفظ فانہ علم غزیر فی نصف سطر (یعنی اجرت حلال رہتی ہے، اگرچہ سبب حرام ہو، جیساکہ اشباہ وغیرہ میں ہے، پس اسے یادرکھو؛ کیونکہ یہ آدھی سطر میں ایک وسیع علم ہے)۔“ (فتاوی رضویہ (جدید محقق)، جلد 14، صفحہ 217، دار اہل السنۃ، کراچی)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1421ھ/2000ء) لکھتے ہیں: ”اسی طرح سور کا ڈھونا بھی ہے، اگرچہ یہ فعل انتہائی گندہ گھنونا ہے، مگر اس سے جو کرایہ ملا وہ مال حرام نہیں۔ مالک اسے اپنے ذاتی مصرف میں لا سکتا ہے اور دوسری جگہوں پر بھی صرف کرسکتا ہے، اسے اختیار ہے۔“ (فتاوی جامعہ اشرفیہ، جلد 10، صفحہ 365، مطبوعہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، ہند)

تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1439ھ/2018ء) سے ایسی ہی ایک ناجائز ملازمت کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: "(وہ کام) ضرور گناہ ہے کہ اعانت علی المعصیت ہے، مگر کمائی حلال ہے کہ اجارہ بعینہ معصیت پر نہیں ہے۔" (فتاوی تاج الشریعہ، جلد9، صفحہ75، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1313

تاریخ اجراء: 11ربیع الاول1448ھ/25اگست2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net